سید کاشف گیلانی

حمد

کیا اس کی میں توصیف لکھوں اپنے قلم سے
یہ سانس بھی آتی ہے مجھے جس کے کرم سے

گھبرا کے اسی کو ہے سدا میں نے پکارا
اس نے ہی نکالا ہے مجھے گردشِ غم سے

اس نے ہی سکوں بخشا مرے قلب حزیں کو
دیکھا جو کبھی سوئے فلک دیدۂ نم سے

پہلے سے فزوں رحمتِ یزداں کا یقیں ہے
جس روز سے میں لوٹ کے آیا ہوں حرم سے

ایمان تو ہے خاص عنایت مرے رب کی
ملتا نہیں بازار میں یہ دام و درم سے

اللہ نے بخشا ہے جسے عزمِ مصمم
ٹکراتا ہے گھبراتا نہیں شورشِ غم سے

کاشف کبھی ابلیس کے کہنے میں نہ آنا
اس نے ہی تو انساں کو نکالا تھا اِرم سے

نعت

لے کے نام ان کا جو سویا تو مقدر جاگا
خواب میں انکو جو دیکھا تو مقدر جاگا

میں نے دامن جو پسارا تو مقدر جاگا
چشم رحمت نے نوازا تو مقدر جاگا

ایک مدت سے تمنا تھی مدینہ دیکھوں
جب بڑھی حد سے تمنا تو مقدر جاگا

بے سہارا تھی مری ذات سہارے کے بغیر
جب ملا ان کا سہارا تو مقدر جاگا

دیدۂ شوق نے دیکھے ہیں بہت نظارے
دیکھا جب گنبدِ خضریٰ تو مقدر جاگا

سونے والوں کے مقدر بھی سدا سوتے ہیں
میں نے اس بات کو سمجھا تو مقدر جاگا

پہلے اس دل میں سمائی تھی زمانے کی کشش
ذکر جب ان کا سمایا تو مقدر جاگا

ہاں یہ دنیا تھی مری قسمت خفتہ کا سبب
چھوڑ دی میں نے یہ دنیا تو مقدر جاگا

جاگنے والے مقدر کو جگا سکتے ہیں
ان کی محفل میں ، میں جاگا تو مقدر جاگا

کچھ مجھے عرضِ تمنا کا سلیقہ ہی نہ تھا
آیا جب اس کا سلیقہ تو مقدر جاگا

اپنی نخوت سے گرفتار بلا تھا کاشف
اپنی نخوت کو جو چھوڑا تو مقدر جاگا